

مونگے کی تبیع کا دانہ بن گیا۔ چھیدنے کے لیے جامد جسم درکار ہے۔ لیکن مرثگان یاہ کی کاوش کا کمال یہ ہے کہ اس نے سیال قطروں میں سوراخ کر دیے۔ کاوش کا ایسا نقشہ اور کہیں نظر نہیں آ سکتا۔

۳۔ لغات۔ سطوت : رعب۔ دبذبہ

دانتوں میں تنکا لینا : زمانہ ماضی میں عجز کا اظہار کرنے کے لیے دانتوں میں تنکا لیا جاتا تھا، فارسی میں اسے ”خس بہ دنداں گرفتن“ کہتے ہیں۔

نمیتاں : سرکنڈے، بانس اور نرکل کا جنگل۔ بانس اور نرکل سے بانسری اور نئے بنتی ہیں، جن سے نغے اور نالے نکلتے ہیں۔

تشریح :- قاتل کا رعب اور دبذبہ مجھے آہ و فغاں سے روک نہ سکا۔ میں نے اظہار عجز کے لیے جو تنکا اٹھا کر دانتوں میں دبایا، وہ بانس اور نرکل کے جنگل کا ریشہ بن گیا۔ یعنی اس سے نمیتاں پیدا ہوا، نمیتاں سے نئے بنی۔ گویا اظہار عجز ہی کی تدبیر میرے لیے نالہ و فغاں کا سامان بن گئی۔

قاتل یعنی محبوب چاہتا تھا کہ مجھے نالوں سے روکے۔ میں نے خود بھی عاجزی اختیار کر لی چاہی۔ وہی عاجزی نالوں کی کثرت کا ذریعہ بن گئی۔

۴۔ لغات۔ سرو چراغاں : چل چراغ۔ وہ جھاڑ، جس میں بہت سے چراغ جلتے ہوں۔ پاک و ہند میں لکڑی یا دھات سے سرو جیسی ایک چیز بنا لیتے تھے جس میں بے شمار چراغ جلانے کا انتظام کر لیتے تھے۔

تشریح :- اگر مجھے زمانے نے مہلت دے دی تو میں ایسا تماشا دکھاؤں گا جو ہمیشہ یادگار رہے، کیونکہ میرے دل کا ہر داغ سرو چراغاں کا ایک بیج ہے۔

بے شمار داغوں سے بے شمار سرو چراغاں پیدا ہو جائیں گے اور ان سب پر بہ کثرت چراغ جلنے لگیں گے تو واقعی ایک نادر منظر سامنے آ جائے گا۔

شعر کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں جنون عشق کی افزائش کا اظہار کیا ہے، کیونکہ

سرو داغ دل میں سرو چراغاں کی نمونہ ثابت کر رہا ہے۔